

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طواف کی ابتداء میں حجر اسود کے استلام کی مسنون صورت کیا ہے؟ اور طواف کے دوران استلام کی صورت کیا ہے؟

دونوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ استلام کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو چومنا چاہئے یا نہیں؟

مستقلی: اظہر جنید، مکہ مکرمہ

الجواب: امام دارمی

حجر اسود کے استلام کی مسنون صورت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر اس طرح بوسہ لیا جائے کہ چومنے کی آواز پیدا نہ ہو۔ بوسہ لینے کے ساتھ ہی حجر اسود پر سر رکھ کر سجدہ کیا جائے۔ یہ عمل تین مرتبہ دہرایا جائے۔ واضح رہے کہ حجر اسود کا استلام مسنون ہے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنا واجب اور لازم ہے۔ لہذا اگر ہجوم کی وجہ سے مذکورہ طریقے کے مطابق استلام کرنا ممکن نہ ہو تو استلام کے لئے درج ذیل طریقے اختیار کئے جاسکتے ہیں:

(۱)۔۔۔ دونوں ہاتھوں یا کسی ایک ہاتھ سے حجر اسود کو چومنے کے بعد ہتھیلیوں کا بوسہ لے لیا جائے، البتہ اولیٰ یہ ہے کہ دلہنے ہاتھ سے چھو کر اس کی ہتھیلی کا بوسہ لیا جائے۔

(۲)۔۔۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو چھتری یا پھتری وغیرہ جو چیز ہاتھ میں ہو اس سے حجر اسود کو چھو کر اس کا بوسہ لے لیا جائے۔

(۳)۔۔۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ کاندھوں یا کانوں تک اٹھا کر حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ خیال کیا جائے گویا کہ آپ نے دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور پھر دونوں ہتھیلیوں کا بوسہ لے لیا جائے۔

طواف کے ہر چکر میں استلام کا طریقہ یہی ہے، لہذا ابتدائے طواف اور درمیان طواف کے استلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ نیز مذکورہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ براہ راست استلام کرنے کے بعد ہاتھوں کا بوسہ لینا درست نہیں، البتہ بالواسطہ استلام کرنے کی صورت میں ہاتھوں کو یا جس چیز کے ذریعے استلام کیا ہے اس کو بوسہ دینا مستحب ہے۔ (مأخذہ: "عمدة السائل" ص: ۱۱۳ و ۱۱۵ و ۱۲۰، بیچ ایم سعید کمپنی، کراچی)۔ "معلم الحجاج"، ص: ۱۳۸ و ۱۳۷، مکتبۃ البیہری، کراچی۔ "عمدة الفقہ"، ص: ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۳، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی)۔

لما فی "البحر الرائق" لزمین الدین ابن نجیم رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۹۷ھ):

قوله (ثم استقبل الحجر مکبرا مهللا مستلما بلا إبداء) لفعله عليه السلام كذلك ولنهي عن المزاحمة ولأن الاستلام سنة والكف عن الإبداء واجب فالإتيان بالواجب متعين والاستلام أن يضع يديه على الحجر الأسود ويقبله لفعله عليه السلام الثابت في الصحيحين وإن لم يقدر وضع يديه وقبلهما أو إحداهما فإن لم يقدر أمس الحجر شيئا كالمرحون ونحوه وقبله لرواية مسلم وإن عجز عن ذلك للزحمة استقبله ورفع يديه حذاء أذنيه وحمل باطنهما نحو الحجر مشبرا بما إليه وظاهرهما نحو وجهه هكذا المأثور وإن (بقية جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)



واستدرك بذلك مدلا علي في شرح النفاية علي ما مر عن الكاكي وأيد به ما نقله ابن
 جماعة عن أصحابنا ثم رأيت نقلا عن غاية السروجي أنه كره مالك وحده السجود علي
 الحجر وقال إنه بدعة وجمهور أهل العلم علي استحبابه والحديث حجة عليه أه أي علي
 مالك وبهذا يرجح ما في البحر و اللباب من الاستحباب إذ لا يخفى أن السروجي أيضا
 من أهل الدار فهو أدري والأخذ بما قاله موافقا للجمهور والحديث أولى وأحرى
 فانهم (٢/٣٩٣ و ٣٩٣، مطلب في دعول مكة، ايج إم سعيد كهنه، كراچی).

وفيه أيضا:

قوله (عنهما) الأول عنه أي الإمساك لأن العجز عن الاستلام ذكره بقوله والا بحس
 قوله (مشيرا إليه بباطن كفيه) أي بأن يرفع يديه خذاء أذنيه ويجعل باطنهما نحو الحجر
 مشيرا بهما إليه وظاهرهما نحو وجهه هكذا المانور بحر وفي شرح النفاية للفقاري خذاء
 منكبيه أو أذنيه وكأنه حكاية للقولين المارين قوله (ثم يقبل كفيه) أي بعد الإشارة
 المذكورة قال في الفتح ويفعل في كل شوط عند الركن الأسود ما يفعله في الابتداء أه
 وبأن تمامه عند قول المصنف وكلما مر بالحجر فعل ما ذكر (أيضا). والله اعلم بالصواب.



مجلد ۲۶

مخصص فی الافشاء (سال دوم)
 دار الافشاء والارشاد، لیس آباد
 ۲۰ رجمادی الاولی ۱۳۳۹ هـ
 ۱۸ فروری ۲۰۱۸ء

الجواز صحیح
 محمد کفای عنی عن
 ۲۶ جمادی الاخری ۱۲۳۹ هـ

احمد علی
 کراچی

دار الافشاء والارشاد لیس آباد
 G-524 طابروا گلستان کلاںی لیس آباد
 فون نمبر: ۳۹ / ۱۱ / ۲
 ۲۰ رجمادی الاولی ۱۳۳۹ هـ